امام اہلسنت الشاہ احمد رضا خاں فاضل بریلوی رحمۃ اللہ علیہ

کے اقوال کی روشنی میں

مزارات پر حاضری کے آداب

تالیف

عمر حیات قادری

صُفّہ اکیڈمی

مدینہ مارکیٹ دبئی چوک صدر لاہور کینٹ ◎ فون: 6664563

امام اہلسنّت الشاہ احمد رضا خاں فاضل بریلوی رحمۃ اللہ علیہ
کے اقوال کی روشنی میں

مزارات پر حاضری کے آداب

تالیف

عمر حیات قادری

صفہ اکیڈمی لاہور

بسم اللہ الرحمن الرحیم

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا
اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ
صَدَقَ اللّٰهُ الْعَظِيْم

سِلسلہ مطبُوعات نمبر ۱۴۱

نام کتاب ـــــ مزارات پر حاضری کے آداب
تالیف ـــــ عُمر حیات قادری
تعداد ـــــ گیارہ سو
ناشر ـــــ صُفہ اکیڈمی
قیمت ـــــ روپے

عطیات بھیجنے کیلئے:
صُفّہ اکیڈمی اکاونٹ نمبر 6-1284-الائیڈ بینک برانچ صدر بازار لاہور کینٹ

رابطہ برائے خط و کتابت:
صُفّہ اکیڈمی
امتیاز آپٹیکل مدینہ مارکیٹ
دبئی چوک صدر لاہور کینٹ
فون: 6664563

ملنے کے پتے:
○ صُفہ لائبریری جامع مسجد مدنی (کچی مسجد) صدر لاہور کینٹ
○ حجاز پبلیکیشنز، مرکز الاویس ستا ہوٹل دربار مارکیٹ لاہور
○ جامع مسجد غوثیہ کھجور والی نیو چوبرجی پارک۔ لاہور

بسم اللہ الرحمن الرحیم

پیش لفظ

جب امت مسلمہ کے عقائد و اعمال میں افراط و تفریط در آتی ہے تو مصلحین امت اس کے ازالہ کے لئے اپنی کاوشیں بروئے کار لا کر اپنی ذمہ داری پوری کرتے ہیں اللہ تعالیٰ ان کی سعی کے ذریعے پھر امت کو صحیح راہ پر گامزن فرما دیتا ہے۔ ان مصلحین میں سے ایک نہایت ہی معتبر نام احمد رضا خان قادری رحمتہ اللہ علیہ کا ہے جو علم و معرفت اور تحقیق میں اپنی مثل آپ کے مصداق ہیں انہوں نے جس لگن سے ہر محاذ پر اسلام کی خدمت کی ہے وہ انہی کا حصہ ہے خصوصاً" ایسی تمام تحریکات کا قلع قمع ان کی زندگی کا مشن رہا جنہوں نے حبیب خدا ﷺ کے مقام و مرتبہ کو کم کرنے کی لایعنی کوشش کی خواہ ان کی یہ کوشش شعوری تھی یا غیر شعوری حتی کہ مخالفین کو بھی یہ کہنا پڑا کہ وہ محبت و عشق رسول ﷺ میں اس مقام پر فائز ہیں کہ اگر وہ ہمیں کافر قرار نہ دیتے تو خود کافر ہو جاتے۔ غور کیجئے آج کون ہے جو کتاب کے ہر حرف کو اس گہری نظر سے پڑھتا ہو کہ کہیں اس میں اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کی بے ادبی و توہین تو نہیں جہاں انہوں نے غیروں کو سمجھانے کے لئے لکھا وہاں انہوں نے اپنوں کی بھی اصلاح کے لئے بھرپور کوشش کی وہ ہر معاملہ میں نہایت ہی اعتدال پر گامزن نظر آتے ہیں آج افسوس ان کے ماننے والے ان کی تعلیمات سے آشنا نہیں فاضل نوجوان مولانا عمر حیات قادری مبارک باد کے مستحق ہیں کہ انہوں نے مزارات پر حاضری کے آداب کے حوالے سے اعلیٰ حضرت رحمتہ اللہ علیہ کی تحقیقات کو یکجا کر کے ہمیں تحفہ کی صورت میں دی ہیں۔ اللہ تعالیٰ توفیق دے کہ ہم اپنی خواہشات نفس اور رسومات سے نکل کر ان روشن تعلیمات پر عمل پیرا ہوں تاکہ کسی کو بھی طعن کی جرات نہ ہو سکے۔

محمد خان قادری

مرکز تحقیقات اسلامیہ

شادمان لاہور ۲۳ نومبر ۱۹۹۹ء

اسلام وہ دین کامل و اکمل ہے جو نہ صرف دینی اور دنیوی ضابطہ حیات ہے بلکہ اس کی تعلیمات قیامت تک بنی نوع انسان کی راہنمائی کرتی رہیں گی کیونکہ شارع اسلام حضور نبی رحمت صلی اللہ علیہ وسلم خاتم النبیین ہیں اور اللہ تعالیٰ نے دین اسلام کو پسند فرماتے ہوئے اسے مکمل کر دیا ہے

چونکہ اب دنیا میں کوئی نبی نہیں آئے گا اور نہ کوئی شریعت اترے گی اس لئے اسلام کی تبلیغ و اشاعت اور اس کے فروغ کا فریضہ احکام خداوندی کے عین مطابق اللہ تعالیٰ کے نیک بندوں نے سنبھال لیا ہے جنھوں نے اسی پیغمبرانہ اصول کو مدنظر رکھتے ہوئے انسانوں کی راہنمائی اور ہدایت کا فریضہ سرانجام دیا اور راہ حق سے بھٹکے ہوئے لوگوں کو صراط مستقیم سے ہمکنار کرنے کی ہر ممکن کوشش کی عالم اسلام میں ایسے بندگان خدا جنھوں نے حق و صداقت کا پرچم بلند کیا ان کی ایک طویل فہرست ہے انھی نفوس قدسیہ کی کاوشوں کے باعث آج کروڑوں افراد توحید و رسالت کا اقرار کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ کے حضور سربسجود ہوتے ہیں آج برصغیر پاک و ہند میں جو اسلام کی شمع روشن نظر آ رہی ہے وہ انھی صلحاء امت کی انتھک کوششوں کا نتیجہ ہے اسی لئے بندگان خدا کی ایک بڑی جماعت ان کی زندگی میں بھی ان کی معتقد ہوئی اور حلقہ ارادت میں شامل ہو کر فیوض و برکات سے اپنے آپ کو مالا مال کیا

فیوض و برکات کا وہ چشمہ ان مقربین بارگاہ الٰہی کے مزارات سے حسب سابق آج بھی جاری ہے اس لئے صلحائے امت سے محبت رکھنے والے آج بھی ان نفوس قدسیہ کی بارگاہ میں حاضری دے کر اور ان کے توسل سے بارگاہ رب العزت میں اپنا استغاثہ پیش کر کے رحمت الٰہی کے طلبگار ہوتے ہیں چونکہ ان صلحائے امت کے وسیلے سے دعائیں جلد مقبول ہوتی ہیں اس لئے عقیدت مندوں کی کثیر تعداد ان بزرگوں کی بارگاہ میں ہمیشہ موجود رہتی ہے لیکن اکثر یہ دیکھا گیا ہے کہ اولیاء کاملین سے محبت رکھنے والے جب ان بارگاہوں میں حاضری دیتے ہیں تو لاعلمی میں بہت سے ایسے کاموں کا ارتکاب کر بیٹھتے ہیں جن کی شریعت مطہرہ قطعاً اجازت نہیں دیتی لہٰذا

ضروری ہے کہ مزارات پر حاضری کے آداب کو ملحوظ خاطر رکھ کر ان بزرگان دین کی بارگاہوں میں حاضری دیجائے تاکہ ان کے فیوض و برکات کے ہم زیادہ سے زیادہ حقدار ہو سکیں

زیارت قبور کی اجازت

یہ بات حقیقت ہے کہ بزرگان دین کی قبروں کی زیارت سے دل میں رقت اور آخرت کی فکر پیدا ہوتی ہے ابتدائے اسلام میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے زیارت قبور سے دو وجھوں سے منع فرمایا تھا

(1) بتوں کی عبادت سے مشابہت کا خوف (2) اس بات کا اندیشہ کہ کہیں لوگ زمانہ جاہلیت جیسے قول و فعل کے مرتکب نہ ہوں

پھر جب اسلام کے اصول و ضوابط منضبط ہوئے تو حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ حکم منسوخ فرما دیا

"سنن ابی داود میں حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تم کو میں نے زیارت قبور سے روکا تھا مگر اب تم انکی زیارت کرو (سنن ابی داؤد)

یہ حدیث پاک مسلم شریف میں حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ مسند احمد میں حضرت علی رضی اللہ تعالی عنہ اور ابن ماجہ میں حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالی عنہ سے مروی ہے ابن ماجہ میں موجود روایت کے الفاظ کچھ یوں ہیں کہ "حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا میں نے تمہیں زیارت قبور سے روکا تھا اب اجازت دیتا ہوں کیونکہ اس سے دنیا میں زہد پیدا ہوتا ہے اور آخرت یاد آتی ہے" (ابن ماجہ)

انہی احادیث کریمہ کی روشنی میں علماء کرام نے مزارات کی زیارت اور ان سے اکتساب فیض کو امر مباح اور کار ثواب لکھا ہے

مزارات اولیاء پر حاضری کے آداب

مزارات پر حاضری کے آداب کے سلسلے میں جب امام اہلسنت الشاہ احمد رضا خاں

فاضل بریلوی سے سوال کیا گیا تو اس کے جواب میں آپ نے ارشاد فرمایا "کہ مزارات شریف پر حاضری کے وقت قدموں کی طرف سے جائے اور صاحب مزار کے چہرہ کی طرف کم از کم چار ہاتھ کے فاصلے پر کھڑا ہو اور درمیانی آواز با ادب سلام عرض کرے "السلام علیک یا سیدی ورحمتہ اللہ وبرکاتہ" پھر درود غوثیہ تین بار الحمد شریف ایک بار آیۃ الکرسی ایک بار سورۃ اخلاص سات بار پھر درود غوثیہ تین بار او روقت ہو تو سورۃ یس اور سورۃ ملک بھی تلاوت کرے اور اللہ عزوجل سے دعا کرے کہ "الٰہی! اس قرات پر مجھے اتنا ثواب عطا فرما جو تیرے کرم کے قابل ہے نہ اتنا جو میرے عمل کے قابل اور اسے میری طرف سے اس بندہ مقبول کو عطا فرما" پھر اپنی جو جائز حاجت ہو اس کے لئے دعا کرے اور صاحب مزار کی روح کو اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں اپنا وسیلہ قرار دے پھر اسی طرح سلام عرض کر کے واپس آجائے مزار شریف کو نہ ہاتھ لگائے نہ بوسہ دے اور نہ طواف کرے کہ طواف بالاتفاق ناجائز ہے۔اور سجدہ حرام ہے۔ (فتاوی رضویہ جلد نہم صفحہ 522)

بوسہ قبر، طواف قبر اور سجدہ تعظیمی کی شرعی حیثیت

دوسری جگہ اس سوال کے جواب میں کہ بوسہ قبر طواف قبر اور سجدہ تعظیمی کی شرعی حیثیت کیا ہے فرماتے ہیں بلاشبہ کعبہ شریف کے علاوہ کسی اور جگہ کا طواف تعظیمی ناجائز ہے اور غیر خدا کو سجدہ ہماری شریعت میں حرام ہے اور بوسہ قبر میں علماء کو اختلاف ہے زیادہ صحیح یہ ہے کہ منع ہے۔ خصوصاً" مزارات اولیاء کرام کے بارے میں علماء کرام نے وضاحت کی کہ قبر سے کم از کم چار ہاتھ کے فاصلے پر کھڑا ہو یہی ادب ہے پھر قبر کو بوسہ دینا کس طرح جائز ہوگا (احکام شریعت۔234)

مزارات اولیاء پر چراغ جلانا اور ساز کے ساتھ چادریں چڑھانا

اس سوال کے جواب میں کہ مزارات اولیائے کرام پر چراغ جلانا روشنی کرنا رنگین چادریں ساز کے ساتھ چڑھانا اور مختلف اشیاء مثلاً" شیرینی یا چاول وغیرہ قبروں

پر رکھ کر فاتحہ دینا قرآن و حدیث کی رو سے جائز ہے یا نہیں؟

ارشاد فرماتے ہیں کہ اصل میں اعمال کا دارو مدار نیت پر ہے جیسا کہ حدیث پاک میں رسول اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں "انما الاعمال بالنیات" (اعمال کے ثواب کا مدار نیتوں پر ہے) اور جو کام دینی اور دنیاوی فائدے سے خالی ہو وہ نفع بخش نہیں اور جو چیز نفع بخش نہ ہو مکروہ ہے ایسے کام میں مال خرچ کرنا فضول خرچی ہے اور فضول خرچی حرام ہے اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا

ولا تسرفوا انه لایحب المسرفین (ترجمہ) اور فضول خرچی نہ کرو بے شک اللہ فضول خرچ کرنے والوں کو دوست نہیں رکھتا (الاعراف' پ 8)

اور مسلمانوں کو نفع پہنچانا بلاشبہ شریعت میں پسندیدہ عمل ہے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تم میں سے جو اپنے مسلمان بھائی کو نفع پہنچا سکتا ہو ضرور پہنچائے (مسلم)

اور اللہ کی نشانیوں کی تعظیم ضروری ہے ارشاد ربانی ہے

"**ومن یعظم شعائرالله فانها من تقوی القلوب** ○ "(ترجمہ) اور جو اللہ کی نشانیوں کی تعظیم بجا لایا تو بے شک یہ دلوں کے تقویٰ سے ہے(الحج پ'17)

ارشاد باری تعالیٰ ہے ـ

ومن یعظم حرمت الله فهو خیرله عند ربه (ترجمہ) (اور جو اللہ کی حرمتوں کی تعظیم بجا لائے تو یہ اس کے رب کے پاس ان کے لئے بہتر ہے (الحج پ'17) کرے تو یہ اس کے لئے بہتر ہے اس کے رب کے پاس)

اور قبور اولیاء کرام و صلحاء بلکہ عام مومنین کی قبریں ادب و تکریم کی ضرور مستحق ہیں لہٰذا ان پر بیٹھنا چلنا پاؤں رکھنا اور ان سے تکیہ لگانا منع ہے

امام احمد و حاکم و طبرانی مسند مستدرک کبیر میں عمارہ بن حزم رضی اللہ عنہ سے بسند حسن راوی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے ایک قبر پر بیٹھے دیکھا تو فرمایا او قبر والے قبر پر سے اتر آ نہ تو صاحب قبر کو تکلیف دے اور نہ وہ تجھے امام

احمد کی روایت کے الفاظ کچھ یوں ہیں کہ "مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قبر پر تکیہ لگائے دیکھا تو فرمایا اس قبر والے کو تکلیف نہ دے یا فرمایا اسے نہ ستا"

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں "یہ کہ میں آگ پر چلوں یا اپنا جوتا اپنے پاؤں سے گانٹھوں مجھے اس سے زیادہ پسند ہے کہ کسی مسلمان کی قبر پر چلوں (ابن ماجہ)

یہ پانچ شریعت کے اصول ہیں اوپر پوچھے گئے سوالوں کے احکام انہی پر مبنی ہیں قبر پر چراغ جلانے سے اگر اس کے حقیقی معنی مراد ہیں یعنی خاص قبر پر چراغ رکھ کر جلانا تو مطلقاً ممنوع ہے اور اولیاء کرام کے مزارات پر اور زیادہ ناجائز ہے کیونکہ اسمیں بے ادبی اور گستاخی ہے اور میت کے حق میں تصرف اور دست اندازی ہے اور اگر قبر سے جدا روشن کریں اور وہاں نہ کوئی مسجد ہے نہ کوئی شخص قرآن مجید کی تلاوت کر رہا ہے اور نہ وہ قبر راستے میں واقع ہے نہ کسی ولی کامل اور عالم دین کا مزار ہے غرض کسی فائدے اور حکمت کی امید نہیں تو بحکم اصل دوم ناجائز ٹھہرا خصوصاً جبکہ اس کے ساتھ جاہلانہ عقیدہ رکھے کہ اس چراغ سے میت کو روشنی پہنچے گی ورنہ اندھیرے میں رہے گا کہ اس فضول خرچی کے ساتھ عقیدہ بھی فاسد ہوا (والعیاذ باللہ تعالی)

اور اگر وہاں مسجد ہے یا تلاوت قرآن یا ذکر خدا کرنے والے ہوں یا قبر راستے میں ہو اور نیت یہ ہو کہ گزرنے والے روشنی دیکھ کر سلام اور ایصال ثواب سے خود بھی فائدہ اٹھائیں گے اور صاحب قبر کو بھی فائدہ پہنچائیں گے یا اس لئے کہ وہ مزار ولی کامل یا عالم دین کا ہے اور روشنی سے عوام کی نگاہ میں اس کا ادب و جلال پیدا کرنا مقصود ہے تو ہرگز منع نہیں بلکہ باقی چار مذکورہ اصولوں کی روشنی میں مستحب ہے بشرطیکہ شریعت کے خلاف نہ ہو

مجمع البحار میں ہے اگر وہاں مسجد وغیرہ کوئی ایسی چیز ہو جس میں اس چراغ سے فائدہ ہوتا ہو تو تلاوت اور ذکر کے لئے تو چراغ جلانے میں کوئی حرج نہیں

امام علامہ عارف باللہ سیدی عبدالغنی نابلسی قدس سرہ القدسی حدیقہ ندیہ میں فرماتے

ہیں یعنی قبور میں شمعیں روشن کرنے کی ممانعت صرف اس حالت میں ہے کہ فائدے سے بالکل خالی ہو ورنہ اگر قبرستان میں مسجد ہو یا قبر راستے میں ہو یا وہاں کوئی بیٹھا ہے یا کسی ولی یا عالم محقق کا مزار ہے کہ اس کی روح مبارک اس کی خاک بدن پر اسطرح پر تو ڈال رہی ہے جیسے سورج کی شعاعیں زمین پر۔ اس کی تعظیم کے لئے شمعیں روشن کرنا تاکہ لوگوں کو پتا چل جائے کہ یہ ولی اللہ کا مزار ہے اس سے برکت حاصل کریں اور اس کے پاس اللہ تعالیٰ سے دعا مانگیں کہ ان کی دعا قبول ہو تو یہ بات جائز ہے جس سے اصل میں ممانعت نہیں اور دارومدار نیتوں پر ہے"

فقیر غفراللہ تعالیٰ نے اپنے رسالہ "طوالع النور فی حکم السرج علی القبور" میں اس مسئلہ کو اللہ کی توفیق سے روشن تر لکھا۔

انہی اصول سے مزارات اولیاء کرام پر چادر ڈالنے کا جواز بھی ثابت ہوتا ہے عوام الناس میں عام مسلمانوں کی قبروں کی حرمت باقی نہ رہی آنکھوں سے دیکھا کہ بغیر تکلف ناپاک جوتے پہنے مسلمانوں کی قبروں پر دوڑتے پھرتے ہیں اور دل میں خیال بھی نہیں آتا کہ یہ کس عزیز کا جسد خاکی پاؤں کے نیچے ہے اور ہمیں بھی کبھی اسی قبر کی خاک میں سونا ہے اور بارہا دیکھا کہ جاہل لوگ قبروں پر بیٹھ کر جوا کھیلتے، فحش گفتگو کرتے قہقہے لگاتے ہیں اور بعض لوگ تو معاذاللہ مسلمانوں کی قبر پر پیشاب کرنے میں بھی شرم محسوس نہیں کرتے۔ **"انا للہ وانا الیہ راجعون"**

لہٰذا دین کا درد رکھنے والوں نے مزارات اولیاء کرام کو بے ادبی سے محفوظ رکھنے اور جاہلوں کو ان مزارات کی بے حرمتی کی جسارت سے بچانے کے لئے حکمت اسی میں سمجھی کہ اولیاء کرام کے مزارات عام قبروں سے ممتاز رہیں اور عوام کی نظر میں اولیاء کی ہیبت و عظمت قائم رہے تاکہ وہ بے ادبی و گستاخی کر کے ہلاک ہونے سے بچیں۔

اس لئے علماء نے قرآن مجید کو سونے وغیرہ سے مزین کرنا اچھا سمجھا ہے کہ دنیا دار لوگ اسی ظاہری زینت سے متاثر ہو کر جھکتے ہیں غور کریں تو غلاف کعبہ شریف میں بھی ایک بڑی حکمت یہی ہے مزارات اولیاء کرام کو بے حرمتی و بے ادبی سے

محفوظ رکھنے کے لئے علماء نے چادر ڈالنے روشنی کرنے امتیاز دینے اور عوام کے دلوں میں عظمت پیدا کرنے کی ضرورت محسوس کی۔ اب ان چیزوں سے منع کرنے والے یا تو کم عقل اور جاہل اور حالات زمانہ سے بالکل غافل ہیں یا وہی بے ادب محروم ہیں جن کے دلوں میں اولیاء کرام کی عظمت کا فقدان ہے۔ (والعیاذ باللہ رب العالمین)

فقیر غفرا اللہ تعالیٰ نے رسالہ مذکورہ میں ان مسائل کو آیہ کریمہ **"فلک اذلی ان یعرفن فلا یوذین"** سے استنباط کیا ہے وللہ الحمد

سیدی علامہ محمد ابن عابدین شامی **"تنقیح الفتاوی الحامدیہ"** میں "کشف النور عن اصحاب القبور" تصنیف امام علامہ سیدی نابلسی قدس سرہ سے نقل فرماتے ہیں لیکن ہم اس وقت میں یہ کہتے ہیں کہ اگر اس سے مقصود عوام کی نگاہ میں مزارات اولیاء کی تعظیم پیدا کرنی ہو تاکہ جس مزار پر کپڑے اور عمامے رکھے دیکھیں اسے مزار ولی سمجھ کر اس کی بے ادبی سے بچیں اور زیارت کرنے والے یاد الٰہی سے غافل لوگوں کے دلوں میں خشوع و ادب پیدا ہو کیونکہ مزارات اولیاء کرام کے پاس حاضری میں ان کے دل ادب کے لئے نرم نہیں ہوتے اور ہم بیان کر چکے ہیں کہ مزارات کے پاس اولیاء کرام کی روحیں حاضر ہوتی ہیں تو اس نیت سے چادر ڈالنا جائز کام ہے جس سے منع نہیں کرنا چاہیئے کہ اعمال کا دارو مدار نیتوں پر ہے اور ہر شخص کو وہی ملتا ہے جس کی اس نے نیت کی ہو۔

چادروں کے سرخ و سبز ہونے میں بھی کوئی حرج نہیں بلکہ ریشمی ہونا بھی ٹھیک ہے کہ وہ پہننا نہیں البتہ ساز ناجائز ہیں اور جب مزار پر پہلے ہی چادر موجود ہو کہ نہ تو پھٹی ہو اور نہ خراب ہوئی ہو کہ بدلنے کی ضرورت ہو تو بے کار چادر چڑھانا فضول ہے بلکہ جو رقم اس چادر میں خرچ کریں اس ولی کامل کی روح کو ایصال ثواب کے لئے محتاج کو دے دیں۔ ہاں جہاں یہ معمول ہو کہ مزارات پر چڑھائی ہوئی چادریں جب حاجت سے زائد ہوں تو خدام مساکین اور حاجت مند لے لیتے ہوں اور اس نیت سے ڈالے تو کوئی حرج نہیں کہ یہ صدقہ بھی ہو گیا۔

فاتحہ کا کھانا قبروں پر رکھنا تو ویسے ہی منع ہے جیسا کہ چراغ قبر پر رکھ کر جلانا اور اگر قبر سے علیحدہ رکھیں تو حرج نہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم (احکام شریعت صفحہ 67)

قبر پر اگر بتی جلانے کی شرعی حیثیت

قبر پر اگر بتی جلانے کے بارے میں پوچھے گئے سوال کے جواب میں امام اہلسنّت الشاہ احمد رضا خاں فاضل بریلوی رحمتہ اللہ علیہ نے فرمایا اگر بتی جلانا اگر تلاوت قرآن کے وقت تعظیم قرآن کے لئے ہو یا وہاں بیٹھے ہوئے لوگوں کی ترویح کے لئے ہو تو مستحسن ہے۔ ورنہ فضول اور مال کا ضائع کرنا ہے میت کو اس سے کچھ فائدہ نہیں (فتاویٰ رضویہ جلد نہم)

قبر پر پھول ڈالنا

قبر پر پھول ڈالنے کے بارے میں پوچھے گئے سوال کے جواب میں امام اہلسنّت الشاہ احمد رضا خاں فاضل بریلوی رحمتہ اللہ علیہ فتاویٰ رضویہ جلد نہم میں ارشاد فرماتے ہیں۔

قبر پر پھول ڈالنا جائز ہے کیونکہ جب تک وہ تر رہیں گے تسبیح کرتے رہیں گے جس سے میت کا دل بہلتا رہے گا اور رحمت اترتی رہے گی

فتاویٰ عالمگیری میں ہے کہ قبروں پر گلاب اور پھولوں کا رکھنا اچھا ہے فتاویٰ امام قاضی خان ور دالمحتار علی الدر المختار میں ہے کہ پھول جب تک تر رہے تسبیح کرتا رہتا ہے جس سے میت کو انس حاصل ہوتا ہے اور اس کے ذکر سے رحمت نازل ہوتی ہے۔

مزارات کے سامنے حد رکوع تک جھکنا منع ہے

مزارات کے سامنے حد رکوع تک جھکنے کے بارے میں ارشاد فرماتے ہیں کہ "مزارات کو سجدہ یا اس کے سامنے کی زمین چومنا حرام اور حد رکوع تک جھکنا ممنوع ہے"

"زیارت روضہ انور سید اطہر صلی اللہ علیہ وسلم کے وقت نہ دیوار کریم کو ہاتھ لگائے نہ چومے نہ اس سے چمٹے نہ طواف کرے نہ زمین چومے کہ یہ سب بدعت قبیحہ ہیں"

آپ نے فرمایا "شرح لباب میں ہے رہا مزار کو سجدہ۔ تو وہ حرام قطعی ہے تو جاہل زائرون کے فعل سے دھوکہ نہ کھائے بلکہ علمائے با عمل کی پیروی کرے"۔ "مزار کو

سجدہ درکنار کسی قبر کے سامنے اللہ عزوجل کو سجدہ جائز نہیں اگرچہ قبلہ کی طرف ہو" مقبرے میں نماز مکروہ ہے کہ اس میں غالبا کسی قبر کو منہ ہو گا اور قبر کی طرف نماز مکروہ ہے امام احمد رضا رحمتہ اللہ علیہ ایک اور فقہی حوالا دیتے ہوئے ارشاد فرماتے ہیں قبرستان میں جب کوئی جگہ نماز کے لئے تیار کی گئی ہو اور وہاں قبر نہ ہو اور نہ نجاست مگر اس کا قبلہ قبر کی طرف ہو تب بھی نماز مکروہ ہے۔(الزبدہ زکیہ تحریم سجود التحیہ)

پیر سے پردہ واجب ہے

امام اہلسنت الشاہ احمد رضا خاں بریلوی رحمتہ اللہ علیہ سے سوال ہوا کہ پیر سے پردہ ہے یا نہیں ایک بزرگ عورتوں سے بغیر پردہ کے حلقہ کراتے ہیں اور حلقہ کے درمیان میں وہ بزرگ صاحب خود بیٹھتے ہیں اور عورتوں پر توجہ کرتے ہیں جس سے وہ بے ہوش ہو جاتی ہیں اچھلتی کودتی ہیں اور ان عورتوں کی آواز مکان سے باہر دور سنائی دیتی ہے ایسے پیر سے بیعت ہونا کیسا ہے؟ تو اس کے جواب میں محدث بریلوی رحمتہ اللہ علیہ نے ارشاد فرمایا پیر سے پردہ واجب ہے جبکہ محرم نہ ہو یہ صورت شریعت اور شرم و حیاء کے خلاف ہے ایسے پیر سے بیعت نہ کرنی چاہئے۔

(احکام شریعت صفحہ 181)

ہر غیر محرم سے پردہ فرض ہے

موجودہ دور میں عورتیں اپنے پیروں اور مرشدوں کے سامنے بغیر پردہ کے آجاتی ہیں اور نہ ہی پیر صاحبان انہیں منع کرتے ہیں اس سلسلے میں جب امام اہلسنت فاضل بریلوی رحمتہ اللہ علیہ سے سوال کیا گیا تو اس کے جواب میں ارشاد فرمایا۔

بے شک ہر غیر محرم سے پردہ فرض ہے جس کا اللہ تعالیٰ جل جلالہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا ہے بے شک پیر اپنی مریدہ کا محرم نہیں ہو جاتا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے بڑھ کر امت کا پیر کون ہو گا؟ وہ یقیناً ابوالارواح ہیں اگر پیر ہونے سے آدمی محرم ہو جایا کرتا تو پھر یہ ہوتا کہ نبی سے ان کی امت میں سے کسی عورت کا نکاح نہ ہو سکتا۔(احمد رضا خان مسائل سمع مطبوعہ لاہور 32)

مزارات پر عورتوں کا جانا ناجائز ہے

امام اہلسنت الشاہ احمد رضا خاں قادری رحمتہ اللہ علیہ سے جب عورتوں کے مزارات پر حاضری کے بارے میں سوال کیا گیا تو آپ نے ان کے جواب میں مکمل رسالہ "جمل النور فی نہی النساء عن زیارۃ القبور" تحریر فرمایا۔ ان میں سے چند اقتباسات اختصاراً درج ذیل ہیں

بارگاہ نبوی میں حاضری واجب ہے

فرماتے ہیں میں اسے جائز نہیں سمجھتا سوائے حاضری حضور کے روضہ اقدس کے کیونکہ وہ واجب یا قریب واجب ہے۔ مزارات اولیاء یا دیگر قبور کی زیارت کو عورتوں کا جانا ہرگز پسند نہیں کرتا خصوصاً" اس طوفان بد تمیزی میں رقص و مزامیر و سرود میں جو آج کل جاہلوں نے اعراس مبارکہ میں برپا کر رکھا ہے۔ اس میں تو عام مردوں کی شرکت کو بھی پسند نہیں کرتا

حضرت عبداللہ بن عمر نے کنکریاں مار کر عورتوں کو مسجد سے نکالا

حضور اکرم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی ظاہری حیات میں عورتیں نماز جمعہ اور عیدین کی نماز با جماعت پڑھتی تھیں پھر وقت نے کروٹ لی۔ سیدنا فاروق اعظم نے عورتوں کے گھر سے نکلنے پر پابندی لگا دی۔ حضرت عبداللہ بن عمر جمعہ کے روز مسجد میں کھڑے ہو جاتے اور جمعہ کے لئے آنے والی عورتوں کو کنکریاں مار کر نکالتے۔ کچھ عورتیں سیدہ حضرت عائشہ صدیقہ کے پاس حضرت عمر فاروق کی شکایت لے کر حاضر ہیں تو آپ نے فرمایا: "جن حالات کا مشاہدہ اب عمر فاروق نے کیا ہے اگر یہی حالات حضور اکرم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی حیات ظاہری میں پیدا ہو جاتے اور آپ مشاہدہ فرماتے تو عورتوں کو مساجد میں جانے کی اجازت نہ دیتے۔

جب ان خیر کے زمانوں میں فیوض و برکات کے وقتوں میں عورتوں کو نماز با جماعت اور شرکت اجتماعات سے منع کر دیا گیا حالانکہ دین متین میں ان دونوں کی

تاکید ہے تو ان برائیوں اور خرابیوں کے زمانے میں حصول فیض کے بہانے سے عورتوں کو زیارت قبور کی اجازت کیوں دی جائے گی جس کی شریعت نے تاکید نہیں کی اور خصوصاً" ان میلوں ٹھیلوں میں جو جاہلوں نے مزارت کرام پر نکال رکھے ہیں یہ کس قدر شریعت کے خلاف ہیں۔

قبروں پر جانے والی عورت مستحق لعنت ہے

آگے چل کر فرماتے ہیں غیہ نے شعبی سے جو کچھ نقل فرمایا وہ بھی ملاحظہ ہو امام قاضی سے سوال ہوا کہ عورتوں کا قبروں پر جانا جائز ہے یا نہیں؟" فرمایا ایسی جگہ جواز و عدم جواز نہیں پوچھتے یہ پوچھو کہ اس میں عورتوں پر کتنی لعنت پڑتی ہے جب گھر سے قبور کی طرف چلنے کا ارادہ کرتی ہے تو اللہ اور فرشتوں کی لعنت میں ہوتی ہے جب گھر سے باہر نکلتی ہے تو تمام اطراف سے شیطان اسے گھیر لیتے ہیں جب قبر تک پہنچتی ہے تو میت کی روح اس پر لعنت کرتی ہے جب واپس آتی ہے تو اللہ کی لعنت میں ہوتی ہے (جمل النور 35)

حضرت زبیر رضی اللہ عنہ نے اپنی بیوی کو مسجد نبوی جانے سے روک دیا

حضرت سیدنا زبیر بن العوام رضی اللہ عنہ نے اپنی زوجہ مقدسہ صالحہ حضرت عاتکہ کو مسجد نبوی میں جانے سے روک دیا حالانکہ انہیں مسجد شریف سے محبت تھی۔ آپ انہیں منع فرماتے مگر وہ نہ مانتیں۔ ایک روز انہوں نے یہ تدبیر کی کہ عشا کے وقت اندھیری رات میں ان کے جانے سے پہلے راہ میں کسی دروازے میں چھپ رہے جب حضرت عاتکہ آئیں اور اس دروازہ سے آگے بڑھیں تو انہوں نے نکل کر پیچھے سے ان کے سر مبارک پر ہاتھ مارا اور چھپ رہے حضرت عاتکہ نے کہا "ہم اللہ کے لیے ہیں لوگوں میں فساد آ گیا" یہ فرما کر مکان کو واپس آئیں اور پھر جنازا ہی نکلا تو حضرت زبیر نے انہیں یہ تنبیہہ فرمائی کہ عورت کیسی ہی صالح ہو اس کی طرف سے اندیشہ نہ سہی مگر فاسق مردوں کی طرف سے اس پر خوف کا کیا علاج ہے؟

شوہر صرف چند مقامات پر جانے کے لئے عورت کو اجازت دے سکتا ہے

فرماتے ہیں علماء کرام نے عورت کے گھر سے باہر نکلنے کے چند مواقع گنوائے ہیں جن کا بیان ہمارے رسالے "مروج النجا لخروج النساء" میں ہے اور اس کے علاوہ اجازت نہیں اور اگر شوہر اجازت دے گا تو دونوں گنہگار ہوں گے۔ وہ سات مواقع یہ ہیں۔

1- ماں باپ دونوں یا ایک کی ملاقات

2- ان کی عیادت

3- ان کی تعزیت

4- محارم کی ملاقات

5- اگر دایہ ہو

6- مردہ کو نہلانے والی ہو

7- اس کا کسی دوسرے پر حق ہو یا دوسرے کا اس پر حق ہو۔

تو ان آخری تین صورتوں میں اجازت لے کر اور بلا اجازت بھی جا سکتی ہے۔ ان صورتوں کے علاوہ اجنبیوں کی ملاقات ان کی عیادت اور دعوت ولیمہ کے لئے شوہر اجازت نہ دے اگر اجازت دی اور عورت گئی تو دونوں گنہگار ہوں گے

صحابہ کرام اور تابعین تو اپنی پارسا نمازی اور متقی عورتوں کے لئے پابندیاں رکھیں اور آج ہم آزادی دیں اب تو پہلے سے زیادہ پابندی کی ضرورت ہے اللہ ہدایت دے اور شریعت مطہرہ پر عمل کی توفیق دے۔(آمین)

بزرگان دین کے ان اقوال کی روشنی میں قبروں پر جانے والی عورتیں عبرت حاصل کریں اور سچے دل سے توبہ کر کے اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی خوشنودی حاصل کریں

بزرگوں کے اعراس پر غیر شرعی افعال

بزرگوں کے اعراس پر غیر شرعی افعال کے بارے میں آپ نے فرمایا کہ ان افعال شنیعہ سے بزرگوں کو تکلیف ہوتی ہے اور یہی وجہ ہے کہ ان حضرات نے توجہ کم فرمادی ورنہ پہلے جس قدر فیوض ہوتے تھے وہ اب کہاں (ملفوظات اعلی حضرت رحمتہ اللہ ص 59)

صُفّہ اکیڈمی کے اغراض و مقاصد

◉ دعوت و تبلیغ کے وسیع تر میدان کیلئے کسی بھی اعتبار سے مُفید اور ممد لٹریچر کی اشاعت کا اہتمام کرنا۔

◉ عامۃ المسلمین کی فکری و عملی راہنمائی کے لیے عصری مسائل پر بصیرت افروز لٹریچر کی اشاعت کا اہتمام کرنا۔

◉ کتاب و سُنّت کے عطا کردہ دعوتی و تبلیغی مزاج کے مطابق عامۃ المسلمین کی عملی تربیت کے لیے خالص دعوتی نوعیت کے لٹریچر کی اشاعت اور پروگراموں کا اجراء۔

◉ مروجہ نظام دعوت و تبلیغ کے اصلاح طلب پہلوؤں کو اُجاگر کرنا اور اصلاحِ احوال کے لیے ضروری اقدام تجویز کرنا۔

◉ کتاب و سُنّت پر مبنی ان خالص تعلیمات تصوف کی اشاعت و ترویج جو اب بھی اپنے اندر رُوحانی اقدار کے احیاء کی ضمانت رکھتی ہے۔

◉ مختلف اداروں، جماعتوں اور انجمنوں کے تحت ہونے والی سرگرمیوں کا بے لاگ جائزہ لینا اور انکی کاوشوں کو باہم مربُوط کرنے کے لیے ٹھوس منصوبہ بندی اور عملی اقدام کرنا۔

◉ آئمہ، واعظین اور خطباء کی تربیت کے لیے موثر منصوبہ بندی اور عملی اقدام کرنا

◉ عامۃ المسلمین کے عقائد و اعمال کی اصلاح کے لیے دلنشین اور پُر حکمت لٹریچر کی اشاعت کا اہتمام کرنا۔

◉ دین فہمی کے لیے خصوصی کلاسز اور خط و کتابت کورسز کا اجراء کرنا۔

صُفّہ اکیڈمی

مدینہ مارکیٹ دبئی چوک صدر لاہور کینٹ فون: 6664563